www.KitaboSunnat.com

طالب ہاشمی

وفودِ عرب بارگاہِ رسالتؐ میں

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے وطن اور گھر بار کو خیرباد کہہ کر مدینہ منورہ میں نزولِ اجلال فرمایا تو گلشنِ اسلام میں بہار تازہ آگئی۔ چند سال پہلے وادئ بطحا سے جو صدائے حق بلند ہوئی تھی وہ اب روز بروز بلند سے بلند تر ہوتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ یمن، بحرین اور حضرموت سے حدودِ شام و عراق تک پھیلے ہوئے لاکھوں مربع میل علاقے میں گھر گھر تک پہنچ گئی۔ معبودانِ باطل کے پجاریوں نے جب دیکھا کہ شمع رسالتؐ کے پروانوں میں اضافہ ہی اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے تو ان پر ہیبتِ حق طاری ہوگئی اور وہ دنیائے عرب کے کونے کونے سے اپنے علاقوں اور قبیلوں کے نمائندہ وفد بنا کر جوق در جوق بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے لگے۔ کچھ اسلام قبول کرنے کے لیے، کچھ دعوتِ اسلام قبول کرنے کے بعد احکامِ دین سیکھنے اور حضورؐ کی زیارت و بیعت سے مشرف ہونے کے لیے اور صلح و امن کا معاہدہ کرنے کے لیے وفود (سفارتوں) کا یہ سلسلہ ۵ھ میں شروع ہوا اور وصالِ نبوی سے چار ماہ قبل تک جاری رہا۔ ۹ھ میں تو اس کثرت سے وفود آئے کہ اس سال کا نام ہی عام الوفود پڑ گیا۔ ان تمام وفود کی تعداد کے بارے میں اہلِ سیر میں اختلاف ہے۔ انھوں نے پندرہ سے لے کر ایک سو چار وفود تک کا حال لکھا ہے۔ ان میں سے بائیس وفود کے حالات ہم یہاں بیان کرتے ہیں۔ ان سے معلوم ہوگا کہ اس زمانے میں قبائل عرب کی ذہنی کیفیت کیا تھی اور ہادئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ تبلیغ و ہدایت کیا تھا۔ حضورؐ ہر وفد کے ساتھ، بلالحاظ اس کے کہ وہ کس غرض سے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا، ایسے حسنِ اخلاق اور شفقت سے پیش آتے تھے کہ وہ کسی نہ کسی صورت میں اس سے ضرور متاثر ہوتا تھا۔ جن لوگوں کو قبولِ اسلام کی سعادت نصیب ہو جاتی، وہ واپس جا کر اپنے قبیلے میں ایسی تندہی اور خلوص کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کرتے کہ کوئی تیرہ بخت ہی ایمان لانے سے محروم رہ جاتا۔ جو لوگ پہلے ہی مسلمان ہوئے وہ بارگاہِ نبوی سے احکامِ دین سیکھ کر واپس جاتے تو ساری عمر اوامر و نواہی کی پابندی میں گزار دیتے۔ یہی لوگ تھے جنھوں نے چند سال بعد قیصر و کسریٰ کے تخت الٹ ڈالے اور ساری دنیا میں اسلام کا بول بالا کر دیا۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ وفد ازد

فتح مکہ کے بعد ازد سے سات آدمیوں کا ایک وفد بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا۔ حضورؐ کو ان کی وضع قطع اور خوش کلامی بہت پسند آئی۔ آپ نے ان سے پوچھا "تم لوگ کون ہو"؟ انہوں نے عرض کیا "ہم مومن ہیں"۔ حضورؐ مسکرائے اور فرمایا "ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ بتاؤ تمہارے قول اور ایمان کی کیا حقیقت ہے"؟

اہل وفد نے عرض کیا "ہم میں پندرہ خصلتیں ہیں۔ ان میں سے پانچ تو ایسی ہیں جن کے متعلق آپ کے قاصدوں (مبلغین یا داعیانِ اسلام) نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ان پر ایمان رکھیں اور پانچ ایسی ہیں جن کے متعلق ہدایت کی ہے کہ ان پر عمل کریں اور پانچ وہ ہیں جن کے ہم زمانہ جاہلیت سے پابند ہیں اور اب تک ان پر قائم ہیں"

حضورؐ نے پوچھا "وہ پانچ باتیں کون سی ہیں جن پر تمہیں ایمان رکھنے کا حکم دیا گیا ہے"؟

اہل وفد نے عرض کیا "یا رسول اللہ یہ ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانیں اور مرنے کے بعد جی اٹھنے کا یقین کریں"

حضورؐ نے پوچھا "وہ پانچ باتیں کیا ہیں جن پر تمہیں عمل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے"؟

اہل وفد نے جواب دیا "یہ کہ ہم اقرار کریں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز پابندی سے پڑھیں، زکوٰۃ ادا کریں، رمضان کے روزے رکھیں اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کریں"

فرمایا "اچھا اب وہ پانچ باتیں بتاؤ جن پر تم زمانہ جاہلیت سے کاربند ہو"

اہل وفد نے عرض کیا "خوشحالی کے وقت شکر کرنا، مصیبت پر صبر کرنا، راضی برضائے الٰہی رہنا، آزمائش کے وقت راستبازی پر قائم رہنا اور دشمنوں کی مصیبت پر ہنسی نہ اڑانا"

حضورؐ نے فرمایا "تم لوگ تو بڑے حکیم اور عالم نکلے۔ تمہاری حکمت و دانش گویا انبیاء کی حکمت و دانش ہے۔ اچھا تو اب پانچ باتیں میں تمہیں بتاتا ہوں تاکہ کل مجموعہ بیس باتیں ہو جائیں۔

۱۔ ضرورت سے زیادہ اشیائے خورد و نوش جمع (ذخیرہ) نہ کرو۔

۲۔ ضرورت سے زیادہ مکانات نہ بناؤ (یا وہ مکان نہ بناؤ جن میں تمہیں بسنا نہ ہو)

۳۔ جس چیز کو چھوڑ کر کل تمہیں چلا جانا ہے اس میں ایک دوسرے کی حرص نہ کرو۔

۴۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ڈرتے رہو جس کی طرف پھر تمہیں لوٹنا ہے۔ اور اس کے حضور جانا بھی وہی کرنی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ ان چیزوں سے رغبت رکھو جو آخرت میں تمہارے کام آئیں گی جہاں تمھیں ہمیشہ رہنا ہے۔
اہل وفد نے حضور کے ارشادات پر آمنّا و صدّقنا کہا اور وطن واپس جاکر ہمیشہ ان پر عمل کیا۔

۲۔ وفد اشعریین

اشعریین یمن کا ایک نہایت معزز قبیلہ تھا۔ اس کے مورثِ اعلیٰ کا نام اشعر تھا۔ اس کا اصل نام تو کچھ اور تھا۔ لیکن ولادت کے وقت جسم پر بالوں کی کثرت کی وجہ سے اشعر مشہور ہوگیا۔ چنانچہ اس کی اولاد نے بھی اشعریین کے نام سے شہرت پائی۔ جلیل القدر صحابی حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اسی قبیلہ سے تھے۔ انہوں نے حضورؐ کی بعثت کا چرچا سنا تو یمن سے مکہ پہنچے اور سرورِ عالم کی خدمت میں حاضر ہوکر نعمتِ اسلام سے بہرہ یاب ہوگئے اور پھر وطن کو معاودت کی۔ وہاں اپنے قبیلہ کے لوگوں کو بڑے دلنشین انداز میں دعوتِ اسلام دی۔ چونکہ قبیلہ میں بڑی بااثر حیثیت کے مالک تھے اس لیے لوگوں نے ان کی باتیں بڑے دھیان سے سنیں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں تقریباً پچاس آدمی حلقہ بگوش اسلام ہوگئے۔ حضرت ابو موسیٰؓ اشعری انہیں ساتھ لے کر بارگاہ نبوت میں حاضری کے لیے سمندر کے راستے یمن سے مدینہ کو روانہ ہوئے۔ اثنائے سفر میں بادِ مخالف چل پڑی جس نے ان کی کشتی کو ساحل حجاز پر پہنچانے کے بجائے ساحل حبش پر پہنچا دیا۔ طوعاً و کرہاً حبش میں اتر پڑے وہاں حضرت جعفرؓ بن ابی طالب دوسرے مہاجرین حبشہ کے ساتھ موجود تھے۔ وہ ان کو ساتھ لے کر مدینہ کو روانہ ہوئے۔ اس وقت خیبر فتح ہوچکا تھا اور حضور وہیں مقیم تھے۔ یہ جماعت خیبر میں ہی حضور کی خدمت میں باریاب ہوئی۔ اس موقع پر حضور نے فرمایا "اہل یمن آتے ہیں جن کے دل بڑے گداز ہیں"۔

حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ شرفِ باریابی حاصل کرنے سے پہلے اشعریین فرطِ ابتہاج سے یہ شعر پڑھتے تھے۔

(ترجمہ) "کل ہم اپنے دوستوں سے ملیں گے
یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے ساتھیوں سے"

وفد سرورِ عالم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یا رسول اللہ ہم آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ تفقّہ فی الدین حاصل کریں اور کائنات کے آغاز کے بارے میں دریافت کریں۔

حضور اقدسؐ نے ارشاد فرمایا:
"سب سے پہلے اللہ کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس کا تخت پانی پر تھا۔ پھر اس نے زمین و آسمان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا کیے اور ہر چیز کو لوحِ محفوظ میں لکھ دیا۔"

لسانِ رسالتؐ سے تکوین عالم کی تشریح سن کر اہل وفد اتنے خوش ہوئے کہ ان کے قدم زمین پر نہ ٹکتے تھے۔

۳۔ وفد جہینہ

اس قبیلہ میں سب سے پہلے ایک سعید الفطرت شخص عمرو بن مرۃ الجہنی نے اسلام قبول کیا۔ وہ اپنے قبیلے کے بت خانہ کے متولّی تھے اور بڑی عزت و حشمت کی زندگی گزار رہے تھے۔ ہادیٔ اکرمؐ نے مختلف قبائل کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے بلا تامل اس دعوت پر لبیک کہی۔ اپنے بت خانے کو آگ لگا دی اور اس میں نصب بت کو ہتھوڑے سے توڑ کر دہیں پھینک دیا اس کے بعد سیدھے مدینہ منورہ پہنچے اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہو گئے قبول اسلام کے بعد کچھ عرصہ مدینہ منورہ میں مقیم رہ کر حضرت معاذ بن جبلؓ سے قرآن کی تعلیم حاصل کرتے رہے پھر حضورؐ کے ایماء پر اشاعتِ اسلام کے لیے اپنے قبیلے میں واپس گئے اور ایسی تندہی کے ساتھ حق کی تبلیغ کی کہ بہت تھوڑی مدت میں سوائے ایک بدبخت شخص کے سارا قبیلہ ان کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا۔ فتح مکہ سے پہلے اس قبیلہ کا ایک دو رکنی وفد سرورِ عالمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اسلام کا اظہار کیا۔ وفد کے ایک رکن کا نام عبد العزیٰ ابن بدر تھا۔ حضورؐ اس قسم کے جاہلی ناموں کو سخت ناپسند فرماتے تھے چنانچہ آپ نے عبد العزیٰ سے مخاطب ہو کر فرمایا "تم آج سے عبد اللہ بن بدر ہو۔" قبیلہ جہینہ بنی غیاّن کی شاخ تھا۔ غیاّن کے معنی چونکہ سرکشی کے ہوتے ہیں اس لیے حضورؐ نے اس کا نام بھی بدل دیا اور فرمایا "آئندہ تمہارا قبیلہ "بنی رشدان" کہلاتے گا۔" (یعنی ہدایت یافتہ لوگ) جس وادی میں ان لوگوں کا مسکن تھا اس کا نام غولی (یعنی گمراہی) تھا۔ حضورؐ نے فرمایا "آئندہ تم اس کو وادیٔ رُشد کہا کرو۔" فتح مکہ کے وقت اس قبیلہ کے بہت سے افراد حضورؐ کے ہمرکاب تھے اور قبیلے کا جھنڈا حضرت عبد اللہ بن بدر (مذکورہ) کے پاس تھا۔ فتح مکہ کے بعد یہ لوگ مدینہ منورہ میں آباد ہو گئے۔

علامہ ابن سعد کا بیان ہے کہ حضورؐ نے ان لوگوں کو مسجد بنانے کے لیے بطورِ خاص زمین مرحمت فرمائی۔

۴۔ وفد اشجع

۵ھ میں قبیلہ اشجع کا ایک وفد معاہدہ صلح کے لیے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ وفد باختلافِ روایت ایک سو یا سات سو آدمیوں پر مشتمل تھا۔ یہ لوگ مدینہ آکر محلہ شعب سلع میں قیام پذیر ہوئے۔ حضور کو ان کی آمد کی اطلاع ملی تو آپ نے اس بات کا انتظار نہ فرمایا کہ وہ خود بارگاہ نبوت میں حاضر ہوں بلکہ آپ خود ان کے پاس تشریف لے گئے، خیر وعافیت پوچھی اور بڑی دیر تک کمال اخلاق اور محبت کے ساتھ ان سے گفتگو فرماتے رہے۔ پھر صحابہ سے فرمایا کہ اپنے مہمانوں کی کھجوروں سے تواضع کرو۔ وہ لوگ کھانے سے فارغ ہوگئے تو آپ نے انھیں بڑی نرمی کے ساتھ اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ انھوں نے جواب دیا "محمد ہم اسلام قبول کرنے کے لیے نہیں آئے۔ ہماری آمد کی غرض وغایت یہ ہے کہ آپ سے امن اور صلح کا معاہدہ کریں۔ کیونکہ ہماری اور آپ کی قوم کی آئے دن کی لڑائیوں نے ہمیں سخت پریشان کر رکھا ہے۔"

رحمت عالم نے خندہ پیشانی سے فرمایا "جو تم کہتے ہو وہ ہمیں منظور ہے۔" چنانچہ صلح اور امن کا ایک معاہدہ لکھا گیا جس کو فریقین نے منظور کر لیا۔ اس دوران میں اہل وفد حضور کے اخلاق کریمانہ سے اتنے متاثر ہو چکے تھے کہ معاہدہ صلح معرض تحریر میں آنے کے معاً بعد وہ سب پکار اٹھے "اے محمد! آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور آپ کا دین برحق ہے۔" چنانچہ سب کے سب دولت اسلام سے بہرہ یاب ہو کر اپنے گھروں کو لوٹے۔

۵۔ وفد اسلم و غِفار

اسی زمانے میں قبیلہ اسلم اور قبیلہ غفار کو بھی قبول اسلام کی سعادت نصیب ہوئی اور ان کے بہت سے افراد عمیرہ بن افصی کی سرکردگی میں خدمت نبوی میں باریاب ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے دل وجان کے ساتھ اللہ کی اور آپ کی اطاعت اختیار کی ہمیں کوئی ایسی چیز عطا فرمائیں کہ ہم دوسرے قبائل کے سامنے اپنا سر عزت کے ساتھ بلند کر سکیں۔"

حضور نے ان کی درخواست کے جواب میں دستِ دعا اٹھا کر فرمایا "الٰہی اسلم کو سلامت رکھ اور غفار کی مغفرت فرما" یہ دعا اہل وفد کے لیے اتنا بڑا اعزاز تھی کہ وہ فرطِ مسرت سے پھولے نہیں سماتے تھے۔

۶۔ وفد بنو اسد

۹ھ ہجری کے اوائل میں بنو اسد بن خزیمہ کا ایک وفد حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ دس آدمیوں پر مشتمل تھا اور ضرار بن الازور، وابصہ بن معبد اور طلیحہ بن خویلد جیسے مشہور لوگ اس میں شامل تھے۔ یہ قبیلہ بڑا جنگجو تھا اور کفر و اسلام کے معرکوں میں قریش کا حلیف رہا تھا۔ حضور نے ان کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف کوئی مبلغ نہیں بھیجا تھا اور وہ حالات سے مجبور ہو کر خود ہی بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوتے تھے وفد کے کچھ اراکین نے فخریہ لہجے میں کہا کہ آپ نے کوئی ہم پا تبلیغی جماعت ہماری طرف نہیں بھیجی۔ بلکہ ہم نے خود ہی اسلام قبول کیا اور پھر دور دراز کی مسافت طے کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی تعلّی پسند نہ آئی اور یہ آیت نازل ہوئی

يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا قُلْ لَا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ‎
(سورۃ حجرات)

(اے نبی) یہ لوگ تم پر یہ احسان رکھتے ہیں کہ ہم اسلام لائے کہہ دو کہ مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ رکھو۔ بلکہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تم کو ایمان لانے کی ہدایت کی اگر تم اپنے قول میں سچے ہو۔

رکن وفد حضرت ضرار بن الازور اپنے قبیلے کے اربابِ ثروت میں سے تھے ان کے پاس ایک ہزار اونٹوں کا گلہ تھا۔ دولتِ اسلام سے بہرہ یاب ہوتے تو جہاں ہر قسم کے لہو و لعب سے توبہ کر کی وہاں سب مال مویشی بھی راہ خدا میں دے دیئے اور خالی ہاتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے۔ انھوں نے حضور کی خدمت میں یہ شعر پڑھے

ترکت الخمور وضرب القداح والله و تعلله و ابتهالا

فیارب لا تغبنن صفقتی فقد بعت اھلی و مالی مرالا

رحمت عالم نے فرمایا "تمہاری تجارت خسارے میں نہیں رہی "۔

اراکین وفد نے حضور سے پوچھا "یا رسول اللہ! جانوروں کی بولیوں سے شگون لینا کیسا ہے"

حضور نے فرمایا "ناجائز ہے "۔

پھر انھوں نے پوچھا " خط کشی (رمل) کے بارے میں کیا ارشاد ہے"۔

حضور نے فرمایا! "یہ بلاشبہ ایک علم ہے بشرطیکہ کوئی جانتا ہو"۔

ان لوگوں نے اپنے قبیلہ میں جا کر بڑے جوش اور اخلاص کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کی بدقسمتی سے اس وفد کا ایک رکن طلیحہ بن خویلد اسدی اواخر رسالت میں فتنۂ ارتداد میں مبتلا ہو گیا۔ اور نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ صدیق اکبرؓ کے عہد خلافت میں حضرت خالدؓ بن ولید نے اسے کمر شکن شکست دی اور وہ شام کی طرف بھاگ گیا۔ حضرت عمر فاروق کے عہد خلافت میں اللہ تعالیٰ نے اسے دوبارہ قبول اسلام اور توبہ کی توفیق دی اور اس نے دربار خلافت میں حاضر ہو کر فاروق اعظم کی بیعت کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد اس نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ میدان جہاد میں گزارا۔

۷۔ وفد بنی عذرہ

صفر ۹ھ ہجری میں قبیلہ عذرہ کے انیس (اور ایک دوسری روایت کے مطابق بارہ) آدمی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے ان سے پوچھا "تم کون لوگ ہو" انہوں نے عرض کیا "ہم بنی عذرہ ہیں قصّی کے (ماں کی طرف سے) بھائی ہیں ہم نے قصّی کے انصار بن کر خزاعہ اور بنی بکر کو مکہ سے نکالا تھا اس لیے ہم حضور کے قرابت دار بھی ہیں۔"

رسول اکرم نے ان کے جواب میں اہلاً وسہلاً ومرحبا فرمایا پھر انہیں بشارت دی کہ انشاءاللہ جلد ہی ان کا علاقہ ہرقل کے چنگل سے آزاد ہو جائے گا۔

اہل وفد نے حضورؐ سے چند سوالات پوچھے۔ تسلی بخش جواب ملنے پر سب حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ حضور نے انہیں نصیحت فرمائی کہ (۱) کاہنوں سے سوال نہ پوچھا کرو اور (۲) جو قربانیاں تم اب دیتے ہو وہ سب منسوخ ہیں صرف عید الضحٰی کی قربانی باقی رہ گئی ہے۔ استطاعت ہو تو ضرور دیا کرو۔

یہ لوگ چند روز بطور مہمان حضور کے پاس ٹھہرے اور پھر انعام و جائزہ سے مشرف ہو کر رخصت ہوئے۔

۸۔ وفد سلاماں

سلاماں کے سات (یا ایک دوسری روایت کے مطابق سترہ) آدمی شوال ۱۰ھ میں رسولِ کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے قبول اسلام کے بعد خود بھی حضور کی بیعت کی اور پھر اپنے قبیلے کے تمام لوگوں کی طرف سے بھی بیعت کی۔

انھوں نے حضور سے پوچھا "یا رسول اللہ افضل ترین عمل کون سا ہے"؟ حضورؐ نے فرمایا! "پابندی وقت سے نماز ادا کرنا" پھر انھوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ہمارے ہاں خشک سالی ہے بارش کے لیے دعا کیجئے۔" حضور نے اسی وقت زبان مبارک سے یہ الفاظ ارشاد فرماتے

وفد کے ایک رکن حبیبؓ بن عمرو نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنے مبارک ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائیں"، حضور مسکرائے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ یہ وفد اپنے وطن واپس گیا تو معلوم ہوا کہ جس دن حضورؐ نے دعا کی تھی اسی دن بارش ہو گئی تھی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹ - وفد بنو حارث بن کعب

بنو حارث بن کعب نجران کا ایک نہایت معزز اور جنگجو قبیلہ تھا۔ سارے عرب میں شہرت تھی کہ اس نے کبھی دشمن سے شکست نہیں کھائی۔ رسول اکرمؐ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو تبلیغ اسلام کے لیے اس قبیلہ میں بھیجا تھا۔ ان کی مساعی سے یہ بہادر قبیلہ مشرف بہ اسلام ہو گیا اور ان کا ایک وفد ۹ھ یا ۱۰ھ حضرت خالدؓ بن ولید کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔

حضورؐ نے ان سے پوچھا کہ زمانہ جاہلیت میں جو تم سے لڑا وہ ہمیشہ مغلوب رہا اس کا کیا سبب ہے۔ انہوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ اس کے تین سبب تھے۔

۱۔ ہم اپنی طرف سے کسی پر ظلم یا زیادتی نہیں کرتے تھے۔

۲۔ ہم خود کسی پر چڑھ کر نہیں جاتے تھے اور نہ لڑائی میں پہل کرتے تھے۔

۳۔ جب کوئی ہم پر لڑائی ٹھونپ دیتا تھا تو میدانِ جنگ میں ہم بنیان مرصوص بن جاتے تھے اور کبھی منتشر نہیں ہوتے تھے۔

حضورؐ نے فرمایا "بے شک تم سچ کہتے ہو۔ جو فوج یا جماعت ان اصولوں پر لڑے گی وہ ہمیشہ غالب رہے گی۔

جب یہ لوگ رخصت ہونے لگے تو حضورؐ نے عام اراکین وفد کو دس دس اوقیہ اور ان کے سردار قیسؓ بن الحصین کو ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی مرحمت فرمائی۔

۱۰ - وفد بنو صدف

فتح مکہ کے بعد قبیلہ صدف کے انیس آدمیوں کی ایک جماعت حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ یہ لوگ اسلام قبول کر چکے تھے لیکن بارگاہ نبوت میں پہنچ کر وہ بغیر سلام کئے بیٹھ گئے۔ حضورؐ نے ان سے پوچھا "کیا تم لوگ ابھی تک اسلام نہیں لاتے اور کیا ہمارا کوئی داعی تمھارے پاس نہیں گیا"

انھوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ہم اسلام قبول کر چکے ہیں اور آپ کا مبلغ ہمارے پاس پہنچ چکا ہے۔

ہادیٔ اکرمؐ نے فرمایا "تو پھر تم نے سلام کیوں نہیں کیا؟

یہ سن کر انھیں سخت ندامت ہوئی اور سب نے کھڑے ہو کر "السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ" کہا۔ حضورؐ نے جواب میں "وعلیکم السلام" فرمایا اور حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ پھر آپؐ نے انھیں اوقاتِ نماز اور فرائض اسلام کی تعلیم دی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ وفد بنی سعد ہذیم

بنو سعد ہذیم قبیلہ قضاعہ کی ایک شاخ تھے۔ اس قبیلہ کے چند حضرات مسجد نبوی میں پہنچے تو دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنازہ کی نماز پڑھا رہے ہیں یہ لوگ اگرچہ پہلے ہی اسلام قبول کر چکے تھے لیکن انھوں نے نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی اور الگ ہو کر بیٹھے رہے۔ حضور نماز جنازہ سے فارغ ہوتے تو ان سے پوچھا "تم کون لوگ ہو" انھوں نے عرض کیا کہ ہم سعد ہذیم کے آدمی ہیں حضور نے پوچھا کیا تم مسلمان ہو" انھوں نے عرض کیا "ہاں یا رسول اللہ ہم آپ پر ایمان لا چکے ہیں اور بیعت کے لیے حاضر ہوئے ہیں"۔ حضور نے فرمایا "پھر تم اپنے بھائی کی نماز جنازہ میں شریک کیوں نہ ہوئے"۔ انھوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ہم سمجھتے تھے کہ بیعت کئے بغیر ہمیں نماز میں شریک ہونے کا حق نہیں ہے"۔

حضور نے فرمایا "ایمان لانے اور بیعت کرنے میں کوئی فرق نہیں ہے"۔ یہ لوگ اپنے ایک ساتھی ساتھی کو سواریوں کے پاس بٹھا آتے تھے، اتنے میں وہ بھی آگئے اہل وفد نے حضور کو بتایا کہ یہ ہم میں سے کم عمر ہیں اس لیے ہماری خدمت کرتے ہیں۔

حضور نے فرمایا "اَصْغَرُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ" (چھوٹا اپنے بڑوں کا خادم ہوتا ہے) اللہ تعالیٰ اسے برکت دے۔ اس کے بعد یہ لوگ رخصت ہونے لگے تو حضور نے انھوں آواز دے کر ٹھہرایا اور فرمایا آپ لوگ ٹھہریں۔ اتنی جلدی واپسی کی کیا ضرورت ہے۔ چنانچہ یہ وفد تین دن مدینہ منورہ میں ٹھہرا اور حضور نے اس کی بے حد خاطر مدارات کی یہ لوگ وطن واپس آگئے تو ان کی تبلیغ سے سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔ جس نوجوان کو حضور نے دعائے برکت دی تھی وہ کلام اللہ کے عالم اور اپنی قوم کے امام بنے۔

۱۲۔ وفد بلی

قبیلہ بلی کا ایک وفد ربیع الاول ۹ھ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا۔ اس کے قائد ابو الضباب تھے حضور نے ان کے سامنے محاسنِ اسلام بیان کئے اور انھوں نے کچھ باتیں آپ سے دریافت کیں۔ ہر ایک کا تسلی بخش جواب ملا تو سب حلقہ بگوش اسلام ہو گئے اور حضور کی بیعت کی آپ نے ان کے لیے کھجوروں کا ایک بوجھ خود اٹھا کر لاتے اور ان سے فرمایا "کھاؤ" وہ لوگ حضور کا خلقِ عظیم دیکھ کر ششدر رہ گئے حضور نے ان کو تین دن مہمان رکھا اور پھر ہر ایک کو انعام دے کر رخصت کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔ وفد بنو تمیم

فتح مکہ کے کچھ عرصہ بعد بنو تمیم کا وفد بڑی شان و شوکت اور جاہلی ٹھاٹھ کے ساتھ مدینہ منورہ آیا۔ یہ ستر یا اسی آدمیوں پر مشتمل تھا اور اس میں قبیلہ کے بڑے بڑے رؤسا شعلہ بیان خطیب اور سحر البیان شاعر شامل تھے۔ زمانہ جاہلیت میں عربوں میں مفاخرت اور مقابلت کا جذبہ بہت شدید تھا اور وہ لوگ ہر وصف میں ایک دوسرے سے مقابلہ کیا کرتے تھے۔ (اسلام نے مفاخرۃ کو مذموم قرار دیا اور فضیلت کی بنیاد تقویٰ کو ٹھہرایا) بنو تمیم کے دماغوں میں بھی خاندانی فخر و غرور کا نشہ سمایا ہوا تھا۔ وہ آتے ہی مسجد نبوی میں گھس پڑے۔ حضورؐ اس وقت گھر کے اندر تھے ان لوگوں کی بیباکی اور اکھڑپن کی یہ کیفیت تھی کہ انھوں نے نہ تو حضورؐ کے باہر تشریف لانے کا انتظار کیا اور نہ اس بات کا لحاظ کیا کہ حضورؐ کس درجہ کی شخصیت ہیں۔ بلکہ آستانہ اقدس پر جا کر بے تحاشا آوازیں دینی شروع کر دیں" محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) باہر آؤ اور ہماری بات سنو" حضورؐ کو ان کا اکھڑپن ناگوار تو گزرا لیکن آپؐ باہر تشریف لے آئے۔ آپ چاہتے تو ان لوگوں کو سخت سزا دے سکتے تھے لیکن آپؐ کی شانِ عفو و کرم دیکھئے کہ ان سے نہایت خندہ پیشانی سے ملاقات فرمائی۔ وفد کے ایک رئیس اقرع بن حابس نے حضورؐ سے کہا محمدؐ میں وہ ہوں کہ خدا کی قسم میری مدح انسان کی عزت کو بڑھا دیتی ہے اور میری ہجو انسان کو داغ لگا دیتی ہے۔" حضورؐ نے فرمایا" یہ تو خدا کا کام ہے۔ انھوں نے کہا" ہم سب سے زیادہ معزز ہیں۔" حضورؐ نے فرمایا" تم سے زیادہ معزز یوسفؑ بن یعقوبؑ تھے۔"

اگرچہ قبول اسلام کے لیے یہ شرط بڑی نامعقول تھی لیکن حضورؐ چاہتے تھے کہ یہ لوگ کسی ہی ڈھب سے دعوتِ حق کو سمجھ جائیں چنانچہ آپ نے فرمایا" میں فخاری اور شعر بازی کے لیے مبعوث نہیں ہوا لیکن اگر تم اسی کے لیے آتے ہو تو یونہی سہی تم اپنا کمال دکھاؤ ہم جواب دیں گے۔"

بنو تمیم میں ایک شخص عطارد بن حاجب تھے وہ ایک شعلہ بیان خطیب تھے اور ایک دفعہ نوشیرواں کے دربار میں اپنی خطابت کے جوہر دکھا کر کمخواب کا خلعت حاصل کر چکے تھے۔ حضورؐ سے اجازت پا کر وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور مفاخرہ کا آغاز اپنی اس تقریر سے کیا۔

"تعریف اس خدا کی جس نے اپنے فضل و کرم سے تاج و تخت کا مالک بنایا۔ اہل مشرق میں ہمیں سب سے زیادہ معزز کیا۔ ہمارے خزانے سیم و زر سے بھرے ہوئے ہیں جنھیں ہم فیاضی سے خرچ کرتے ہیں۔ لوگوں میں ہمارا مثل و نظیر نہیں۔ کیا ہم آدمیوں کے سردار اور ان میں صاحب فضل نہیں ہیں؟ اگر کسی کو یہ دعویٰ ہو تو وہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ے قول سے اچھا قول اور ہمارے حالات سے اچھے حالات پیش کرے۔ اب مجھ کو جو کہنا تھا چکا۔"

عطارد یہ تقریر کرکے بیٹھ گئے۔ حضور نے ان کا جواب دینے کے لیے حضرت ثابت بن قیس انصاری کو اشارہ کیا۔ انھوں نے یہ خطبہ دیا۔

"تعریف اس خدائے عزو جل کی جس نے زمین اور آسمان پیدا کئے۔ ان پر اپنا حکم جاری کیا۔ اپنی کرسی اور اپنے علم کو وسعت دی۔ وہ قادر مطلق ہے۔ جو کچھ ہوتا ہے۔ اسی کی قدرت سے ہوتا ہے۔ اس کی قدرتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اپنی مخلوق میں سے ہمارے لیے ایک پیغمبر مبعوث کیا جو سب سے زیادہ شریف النفس ہے۔ سب دنیا سے بڑھ کر راست گو اور سب سے زیادہ شریف الاخلاق ہے۔ پھر اس پیغمبر پر ایک کتاب نازل کی اور اپنی خلقت کا اسے امانت دار بنایا اور وہی وہ شخص ہے جسے خدا نے سارے عالم سے برگزیدہ کیا۔ پھر اس نے لوگوں کو حق کی طرف بلایا تو اس کی قوم اور اقربا میں سے پہلے مہاجرین نے حق کو قبول کیا، جو نسب میں افضل ہیں ان کے چہرے سب سے زیادہ روشن ہیں اور ان کے اعمال سب سے اچھے ہیں پھر ان کے بعد سارے عرب میں سے ہم گروہِ انصار نے دعوتِ حق پر لبیک کہا۔ لہٰذا ہم خدا کے انصار اور اس کے رسول کے وزیر ہیں اور لوگ جب تک ایمان نہ لائیں اور لا الٰہ الا اللہ نہ کہیں ہم ان سے لڑتے رہیں گے اور جو کوئی اللہ اور اللہ کے رسول کو ماننے سے انکار کرے گا ہم اس کے خلاف راہِ خدا میں جہاد کریں گے اور جہاد کرنا ہمارے لیے کوئی دشوار کام نہیں ہے۔ مجھے جو کہنا تھا کہہ چکا اور اب میں تمام مومنین اور مومنات کے لیے بارگاہ الٰہی میں دعائے مغفرت کرتا ہوں۔"

تقریریں ہو چکیں تو اشعار کی باری آئی۔ بنو تمیم کی طرف سے ان کے سحر البیان شاعر زبرقان بن بدر کھڑے ہوئے اور اپنی قوم کی شان میں ایک پُرزور قصیدہ پڑھا جس میں خود ستائی، تعلّی اور نخوت کے سوا کچھ نہ تھا تاہم اس کے زورِ بیان اور فصاحت و بلاغت میں کوئی کلام نہ تھا۔ حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں لکھا ہے کہ زبرقان کے اشعار سن کر خود جناب رسالت مآب نے فرمایا ہے۔

ان من البیان لسحراً — یعنی بعض بعض تقریروں میں جادو ہوتا ہے

زبرقان بیٹھے تو حضور نے حضرت حسان بن ثابت کو حکم دیا کہ وہ ان کا جواب دیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت حسانؓ اقلیم سخن کے بادشاہ تھے۔ زمانہ جاہلیت میں شاہانِ غسان کے درباروں میں اپنے حسنِ کلام اور طلاقتِ لسانی کا لوہا منوا چکے تھے۔ قبولِ اسلام کے بعد ان کی شاعری کے جوہر اور بھی چمک گئے تھے۔ کیونکہ انھوں نے محض رضائے الٰہی کو اپنا مقصود بنا لیا تھا اور اپنی شاعری کو مدحتِ رسول کے لیے وقف کر دیا تھا۔ انھوں نے حضور کا اشارہ پاتے ہی اٹھ کر زبرقان ہی کے بحر اور قافیہ میں فی البدیہہ ایسے فصیح اور بلیغ اشعار سنائے کہ بنی تمیم انگشت بدنداں ہو گئے۔ لیکن وہ آسانی سے کب ہار ماننے والے تھے۔ زبرقان (اور بروایتِ دیگر عطارد) پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور چند اشعار اپنی فضیلت میں پڑھے۔ حضرت حسانؓ نے ان اشعار کا بھی برجستہ جواب دیا۔ اب بنو تمیم کی زبانیں گنگ ہو گئیں۔ اقرع بن حابس جو خود بڑے فصیح البیان شاعر اور خطیب تھے اور جن کی اصابت رائے کا سارا عرب معترف تھا۔ یہاں تک کہ متحارب قبائل اپنے جھگڑوں میں ان کو حکم (منصف یا ثالث) بنایا کرتے تھے بے ساختہ پکار اٹھے "باپ کی قسم محمدؐ کا خطیب ہمارے خطیب سے بہتر ہے اور ان کا شاعر ہمارے شاعر سے افضل ہے۔ ان کا کلام ہمارے کلام سے زیادہ فصیح اور ان کی زبان ہماری زبان سے زیادہ شیریں ہے" اہلِ وفد نے ان کی رائے سے اتفاق کیا اور سب اسی وقت حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔ یہ لوگ چند دن مدینہ منورہ میں ٹھہرے اور قرآن اور عقائدِ دین کی تعلیم حاصل کی عطاردؓ بن حاجب اسلام سے اتنے متاثر ہوئے کہ انھوں نے نوشیرواں سے انعام میں پایا ہوا کمخوابی خلعت مدینہ کے بازار میں فروخت کر دیا (اس لیے کہ یہ ریشمی تھا)۔

حضرت عمر فاروقؓ کو معلوم ہوا تو انھوں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا "یا رسول اللہ عطاردؓ اپنا خلعت جو اس نے نوشیرواں کے دربار سے حاصل کیا تھا، فروخت کر رہا ہے، آپ اسے خرید لیں" حضورؐ نے فرمایا یہ ریشم کا بنا ہوا ہے اسے وہ مرد استعمال کرے گا جس کا عاقبت میں حصہ نہ ہو" یہ وفد رخصت ہونے لگا تو حضورؐ نے ہر شخص کو انعام واکرام سے سرفراز فرمایا۔

۱۴۔ وفد کندہ

سنہ ھ میں کندہ (حضر موت) سے اسّی آدمیوں کا ایک وفد بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اس کے سردار معدی کرب المعروف بہ اشعث بن قیس تھے وہ اپنے علاقے کے حکمران تھے اور ان کے ساتھی بھی صاحبِ حیثیت لوگ تھے۔ یہ سب اصحاب اگرچہ اسلام قبول کر چکے تھے لیکن ابھی انھوں نے وہ سادگی اختیار نہیں کی تھی جس کی اسلام تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ مدینہ میں اس شان سے وارد ہوئے کہ سب نے اپنے کندھوں پر حبرہ کی زریں چادریں ڈال رکھی تھیں جن کے سنجاف حریر کے تھے حضورؐ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...نے انھیں دیکھ کر استعجاب کا اظہار فرمایا۔ اور پوچھا "کیا تم اسلام قبول نہیں کر چکے؟ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اللہ کے فضل سے نعمتِ اسلام سے بہرہ یاب ہو چکے ہیں"۔

حضورؐ نے فرمایا "پھر یہ حریر کیسا؟"

اہل وفد اپنی غلطی پر متنبہ ہوئے اور سب نے فوراً چادریں پھاڑ پھاڑ زمین پر پھینک دیں۔ حضورؐ ان کا جذبہ اخلاص دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ جب وہ رخصت ہونے لگے تو حضورؐ نے رئیسِ وفد اشعث کو بارہ اوقیہ اور دوسرے لوگوں کو دس دس اوقیہ چاندی بطور انعام مرحمت فرمائی۔

۱۵۔ وفد خولان

شعبان سنہ ۱۰ھ میں خولان کے دس مسلمان بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم خدا اور رسول کے اطاعت گزار ہیں اور طویل سفر طے کر کے محض حضور کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔

رسول اکرم نے فرمایا "مَنْ زَارَنِیْ بِالْمَدِیْنَۃِ کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ"۔

(جس نے مدینہ آکر میری زیارت کی وہ قیامت کے دن میرا ہمسایہ ہوگا)

اس قبیلہ کے لوگ "عم انس" نامی ایک بت کی پرستش کیا کرتے تھے۔ حضورؐ نے پوچھا "تم نے عم انس کا کیا کیا؟" انھوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ہم آپ پر ایمان لے آئے ہیں اور اس کی پرستش ترک کر دی ہے البتہ چند بوڑھے لوگ ابھی تک اس کی پوجا کئے جاتے ہیں"۔ پھر انھوں نے جاہلیت کے زمانے کے چند واقعات سنائے کہ وہ کس طرح عم انس پر چڑھاوے چڑھاتے تھے اور خود بھوکے ننگے رہ کر ہر چیز سے اس کا حصہ نکالتے تھے۔

حضورؐ نے ان لوگوں کو فرائض دین سکھائے اور بطور خاص یہ نصیحتیں فرمائیں۔

۱۔ عہد کو پورا کرو۔

۲۔ امانت میں خیانت نہ کرو۔

۳۔ پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرو۔

۴۔ کسی شخص پر ظلم نہ کرو کیونکہ قیامت کا دن ظالم کے لیے اندھیری رات ثابت ہوگا۔

وفد محارب

قبیلہ محارب کے دس آدمی سنہ ۱۰ھ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے نہایت اخلاق سے ان کو ٹھیرایا اور حضرت بلالؓ کو ان کی خاطر مدارات پر مامور فرمایا۔ ایک دن حضورؐ نے ظہر سے عصر تک کا وقت ان کے لیے وقف کر دیا۔ دوران گفتگو میں حضورؐ نے ایک شخص کی طرف غور سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا اور فرمایا "میں نے تمھیں پہلے بھی کہیں دیکھا ہے"۔ وہ بولے "حضور نے بالکل درست فرمایا۔ آج سے سالہا سال پہلے حضورؐ بازارِ عکاظ میں تشریف لاتے تھے۔ آپ نے مجھے وہاں دیکھا تھا اور مجھ سے بات بھی کی تھی۔ میں نے آپ کو نہایت گستاخانہ جواب دیا تھا"۔

حضور نے فرمایا "ہاں ٹھیک ہے یاد آگیا"۔

انھوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ اس دن مجھ سے زیادہ بدبخت کوئی نہ تھا۔ میں نے سب سے بڑھ چڑھ کر حضور کی مخالفت کی تھی۔ میرے سب ساتھی تو اپنے آبائی مذہب پر مر گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے اب تک زندہ رکھا اور ایمان لانے کی توفیق بخشی۔

حضور نے فرمایا "سب کے دل اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ میں ہیں"۔

انھوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ میری گزشتہ لغزشوں کے لیے معافی کی دعا فرمائیے"۔

حضور نے فرمایا "اسلام لاتے ہی وہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو حالتِ کفر میں سرزد ہوتے ہوں۔

۱۷۔ وفد نجیب

بنی نجیب کے تیرہ آدمیوں کا ایک وفد ۹ھ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ لوگ اسلام قبول کر چکے تھے اور اپنے قبیلے کی زکوٰۃ لے کر آئے تھے۔ حضور نے فرمایا "اسے واپس لے جاؤ اور اپنے قبیلے کے فقراء میں بانٹ دو" انھوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ حاجت مندوں کو دے کر جو کچھ بچ رہا ہے ہم وہی لائے ہیں"۔ حضور ان کے جذبۂ اخلاص پر بہت خوش ہوتے۔ ان لوگوں نے دین کے بارے میں حضور سے چند سوالات پوچھے۔ آپ نے ان کے جوابات لکھوا دیئے۔ یہ لوگ کچھ دن حضورؐ کے مہمان رہے لیکن ان کو واپسی کی بڑی جلدی تھی۔ صحابہؓ نے پوچھا "تم یہاں سے جلد جانے کے لیے کیوں بے تاب ہو"۔ انھوں نے کہا "ہم چاہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں جو فیوض و برکات حاصل ہوتے ان کی خبر اپنے اہلِ قبیلہ کو جلد از جلد پہنچائیں"۔

جب وہ رخصت ہونے لگے تو حضور نے ہر ایک کو فرداً فرداً انعام عطا فرمایا اور پھر پوچھا کہ تم میں سے کوئی رہ تو نہیں گیا؟ انھوں نے عرض کیا "ایک نوجوان کو ہم اسباب کی نگرانی پر مقرر کر آئے تھے وہ باقی ہے"۔ حضور نے اس کو بھی بلا بھیجا تاکہ تحفہ دیں۔ اس نے عرض کیا "یا رسول اللہ میرے لیے تو فقط دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ میرے دل کو غنی بنا دے اور مجھے بخش دے"۔ حضورؐ نے اس کے لیے یہی دعا فرمائی۔ حجۃ الوداع میں اس قبیلے کے سولہ آدمی حضورؐ کی خدمت میں آئے تھے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ نے ان سے پوچھا کہ اس نوجوان کا کیا حال ہے۔ انہوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ اس کے استغنا کا یہ حال ہے کہ سارے جہان کی دولت اس کے قدموں پر ڈھیر کر دی جاتے تو وہ آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا"۔ حضورؐ نے فرمایا "میں اللہ سے آرزو کرتا ہوں کہ ہم سب کا خاتمہ اسی حالت پر ہو"۔

۱۵۔ وفد بنو سعد بن بکر

سنہ ۹ھ میں بنو سعد بن بکر کی نمائندگی ایک "یک رکنی" وفد نے کی، یہ صاحب تھے حضرت ضمام بن ثعلبہ۔ وہ اپنے قبیلہ کے سربراہ اور نہایت دانا آدمیوں میں شمار ہوتے تھے۔ اس لیے دربارِ رسالت میں اہلِ قبیلہ نے اپنی وکالت کے لیے صرف انھیں ہی بھیجنا کافی سمجھا۔ وہ بدوی سادگی کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچے اور اپنی ناقہ کی مہار تھامے بلا تکلف مسجد نبوی میں جا گھسے۔ حضورؐ اس وقت صحابہ کرامؓ کے حلقے میں تشریف فرما تھے۔ ضمام نے سانڈنی کو ایک کونے میں بٹھایا اور مجمع کے قریب پہنچ کر سلام و کلام کے بغیر یوں گویا ہوتے۔

"آپ لوگوں میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم، یا بروایت دیگر ابن عبد المطلب کون صاحب ہیں؟

صحابہؓ نے حضورؐ کی طرف اشارہ کر کے کہا "یہ گورے رنگ کے جو تکیہ لگاتے بیٹھے ہیں"

ضمام نے کہا "اے ابن عبد المطلب آپ کا داعی ہمارے پاس آیا تھا۔ اس نے چند باتیں آپ کی طرف سے ہمارے سامنے پیش کیں ہیں ان کی آپ سے تصدیق کرانا چاہتا ہوں۔ آپ میرے بدوی لب و لہجہ کی درشتی سے دل میں غبار تو نہ لاتیے گا"

حضورؐ نے فرمایا "تم جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو بلا تکلف پوچھو"

ضمام: آپ کے داعی نے ہم سے کہا کہ آپ کو اس بات کا یقین ہے کہ اللہ نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے"

رسول اکرمؐ: "اس نے سچ کہا"

ضمام: "آسمان کس نے بنایا؟

رسول کریمؐ: "اللہ نے"

ضمام: "اور زمین"؟

رسول کریمؐ: "اللہ نے"

ضمام: اچھا تو ان پہاڑوں کو کس نے قائم کیا اور اس میں قسم قسم کی چیزیں کس نے بنائیں"

رسول اکرمؐ: "اللہ نے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سن کر ضمام بولے "اسی کی قسم جس نے زمین و آسمان بنائے اور ان پہاڑوں کو قائم کیا سچ بتائیے کیا واقعی اللہ نے آپ کو رسول بنایا ہے"؟

رسول اکرمؐ "ہاں"

ضمام "آپ کے داعی نے یہ بھی کہا تھا کہ دن رات میں ہم پر پانچ نمازیں فرض ہیں۔"

رسول اکرمؐ "اس نے سچ کہا"

ضمام "اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا سچ بتائیے کیا واقعی اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟"

رسول اکرمؐ "ہاں"

ضمام "آپ کے قاصد نے یہ بھی کہا تھا کہ ہمارے مالوں پر زکوٰۃ بھی واجب ہے۔"

رسول اکرمؐ "اس نے سچ کہا"

ضمام "اس ذات کی قسم سچ بتائیے کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے۔"

رسول اکرمؐ "ہاں"

ضمام، آپ کے قاصد نے یہ بھی کہا تھا کہ ہمارے ذمہ ایک سال میں ماہِ رمضان کے روزے ہیں۔

رسول اکرمؐ "ہاں اس نے سچ کہا۔"

ضمام "اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ٹھیک بتائیے واقعی اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا۔"

رسول اکرمؐ "ہاں"

ضمام "آپ کے قاصد کا یہ بھی خیال ہے کہ ہم میں جس کے پاس سواری اور زادِ راہ ہو اس پر بیت اللہ کا حج کرنا بھی فرض ہے۔"

رسولِ اکرمؐ "اس نے سچ کہا۔"

یہ سوال وجواب ہو چکے تو ضمامؓ نے کلمہ شہادت پڑھا اور کہا "میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے میں اپنی قوم کا قاصد ہوں جو میرے پیچھے ہے اور میں بنو سعد بن بکر کا بھائی ہوں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنایا ہے۔ میں ان باتوں پر جو آپ نے مجھے بتائی ہیں ذرہ برابر کمی بیشی نہ کروں گا۔"

یہ کہہ کر وہ اسی وقت واپس چل پڑے۔ حضورؐ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا "اگر یہ شخص سچ کہہ رہا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اصابہ" میں حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ میں نے ضمام سے بہتر اور موثر گفتگو کرنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا"۔

ضمامؓ اپنے قبیلے میں واپس گئے تو سب سے پہلے جو الفاظ ان کے منہ سے نکلے وہ یہ تھے۔ "بئست اللات والعزّٰی" "لات اور عزّیٰ دونوں ذلیل و خوار ہیں" ان کے قبیلے والے یہ سن کر پہلے تو بہت جھلائے لیکن جب ضمام نے دلنشین انداز میں اس ساری گفتگو کی روئداد سنائی جو اُن کے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین ہوئی تھی تو سارا قبیلہ شام ہونے سے پہلے پہلے مشرف باسلام ہو گیا۔

۱۹۔ وفد عبد القیس

قبیلہ عبد القیس بحرین کا رہنے والا تھا۔ یہ سعید الفطرت لوگ تھے اور فتح مکہ سے بہت پہلے دعوت اسلام پر لبیک کہہ چکے تھے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلا جمعہ عبد القیس ہی کی مسجد میں قائم ہوا جو انھوں نے بحرین کے مقام جواثی میں تعمیر کی تھی۔ اس قبیلہ کے نمائندے احکام دین سیکھنے کے لیے دو مرتبہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ پہلی مرتبہ ۵ھ میں یا اس سے کچھ پہلے یا بعد اور دوسری مرتبہ ۹ھ یا ۱۰ھ میں۔ پہلی مرتبہ ان کے وفد میں تیرہ آدمی تھے اور دوسری مرتبہ بیس (بقول علامہ ابن سعد) یا چالیس (بقول حافظ ابن حجرؒ اور قسطلانی) ان کے پہلی مرتبہ ورود مدینہ کے بارے میں زرقانیؒ نے "شرح مواہب" میں بیہقی سے نقل کیا ہے کہ ایک دن رسول اکرم نے فرمایا کہ ابھی تمھارے پاس کچھ لوگ آرہے ہیں جو اہل مشرق میں سب سے بہتر ہیں۔ حضرت عمرؓ فاروق نے حضورؐ کا ارشاد سنا تو فرطِ اشتیاق سے ان لوگوں کو دیکھنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ مجلس نبوی سے باہر نکلے تو انھیں تیرہ آدمیوں کا ایک قافلہ ملا۔ انہوں نے اہل قافلہ کو رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے آگاہ کیا اور پھر انھیں ساتھ لے کر دربارِ رسالت کی طرف روانہ ہوئے ان لوگوں نے دور سے حضورؐ کو دیکھا تو اپنا سامان وہیں چھوڑ چھاڑ دیوانہ وار حضور کی طرف دوڑ پڑے اور آپ کے دستِ مبارک چومنے لگے تاہم اس وفد کے سردار عبد اللہ بن عوف الاشج (معروف بہ عبد الاشج یا اشج) پیچھے رہ گئے۔ وہ اگرچہ نوجوان تھے لیکن بڑے بردبار اور زیرک تھے۔ انہوں نے اپنے گرد آلود لباس میں ہادی اکرم کی خدمت میں حاضر ہونا مناسب نہ سمجھا۔ انہوں نے پہلے تو اپنے قافلے کے اونٹ باندھے۔ پھر اپنی گٹھڑی کھول کر سفر کے کپڑے اتارے اور دوسرا صاف ستھرا لباس پہنا۔ پھر نہایت اطمینان کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے دستِ اقدس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بوسہ دیا۔ اشج کی شکل وصورت یونہی سی تھی اور اس میں کوئی دلکشی نہیں تھی۔ حضورؐ نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو انھوں نے عرض کیا "یارسول اللہ آدمی کی قدر وقیمت اس کے قد وقامت اور شکل وصورت سے نہیں ہوتی۔ اس کی قیمت صرف اس کے دو چھوٹے سے اعضاء سے ہوتی ہے زبان اور دل"۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس موقع پر خود رسول اکرمؐ نے یہ الفاظ ارشاد فرماتے "انسان کی کھال کی مشک نہیں بنائی جاتی البتہ اس کی دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ایک اس کی زبان دوسرے اس کے دل کی"۔ پھر آپؐ نے اشجؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا "تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالےٰ پسند کرتا ہے دانائی اور بردباری یا بروایت دیگر حلم اور وقار"۔ انھوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ یہ دونوں خصلتیں پیدائشی اور خلقی ہیں" حضورؐ نے ان لوگوں کو رملہؓ بنت حارث کے مکان پر ٹھہرایا اور دس دن تک مہمان رکھا اس دوران میں عبد اللہ الاشج حضورؐ سے قرآن اور دینی مسائل سیکھتے رہے۔

صحیح مسلم اور دیگر کتب صحاح میں وفد عبد القیس کی آمد کا حال اور طریقے سے مذکور ہے۔ اس میں یہ تصریح نہیں کی گئی کہ اس قبیلہ کے لوگ دو مرتبہ بارگاہ رسالت میں باریاب ہوتے۔ علامہ شبلیؒ نے سیرۃ النبیؐ میں لکھا ہے کہ ابن مندہؒ اور دولابیؒ نے اس قبیلہ کے دو وفدوں کا ذکر کیا ہے اور اسی بنا پر علامہ قسطلانیؒ اور حافظ ابن حجرؒ نے بھی اس کے دو وفد قرار دیتے ہیں۔ صحیح مسلم اور دوسری کتب صحاح کی روایتوں کا خلاصہ یہ ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب عبد القیس کا وفد مدینہ آیا تو حضورؐ نے پوچھا "یہ وفد کس قبیلہ کا ہے"۔ جواب ملا "قبیلہ ربیعہ کا" (عبد القیس کا دوسرا نام ربیعہ بھی تھا) حضورؐ نے فرمایا "مرحبا۔ (تم لوگ خوشی سے مسلمان ہو کر آئے ہو اس لیے) تم لوگ نہ دنیا میں رسوا ہو گے نہ آخرت میں شرمندہ"۔ انھوں نے عرض کیا "یارسول اللہ آپ کے اور ہمارے علاقے کے درمیان کفار مضر کا جنگجو قبیلہ بستا ہے اس لیے ہم صرف ان ہی مہینوں میں آپ تک پہنچ سکتے ہیں جن میں کفار کے نزدیک (بھی) لڑائی حرام ہے۔ دوسرے مہینوں میں سفر ممکن نہیں ہے لہٰذا ہمیں اختصار کے ساتھ دین کے چند ایسے احکام بتا دیں جن پر عمل کر کے ہم جنت کے مستحق قرار پائیں اور جو لوگ ہم سے پیچھے رہ گئے ہیں واپس جا کر ان کو بھی آپ کے ارشادات سے آگاہ کر دیں۔

حضورؐ نے فرمایا میں تمھیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ امر کی چار باتیں یہ ہیں ۱۔ خدائے واحد پر ایمان لانا یعنی زبان سے کلمہ شہادت اور دل سے اس پر یقین رکھنا۔ ۲۔ نماز پڑھنا اور زکوٰۃ ادا کرنا۔ ۳۔ ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔ ۴۔ مال غنیمت میں سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کرنا۔ اور جن چیزوں سے تمہیں بچنا ہے وہ یہ ہیں

۱۔ دُبّا (تونبی) ۲۔ حنتم (روغنی) ۳۔ نقیر (کاٹھ کا بنا ہوا) ۴۔ مزفت (رال سے پا ہُوا) قسم کے برتنوں کے استعمال کو ترک کرنا ہوگا (ان برتنوں میں عرب شراب ڈال کر پیا کرتے تھے۔ چونکہ بنو عبدالقیس شراب پینے کے سخت عادی تھے اور شراب کا ذخیرہ انہیں برتنوں میں رکھتے تھے۔ اس لیے حضورؐ نے ان کے استعمال سے منع فرمایا۔)

انہوں نے سوال کیا "حضورؐ آپ کو علم ہے کہ نقیر کسے کہتے ہیں ؟"

حضورؐ نے فرمایا " ہاں جانتا ہوں۔ کھجور کی موٹی لکڑی لکڑی کو اندر سے کھود کر تم اس میں کھجوریں رکھتے ہو اور ان پر کھجور کے درخت کا رس ڈال دیتے ہو۔ پھر اس میں پانی ملاتے ہو۔ رس اور پانی مل کر جوش کھاتا ہے۔ ٹھنڈا ہو جانے کے بعد تم اسے پیتے ہو اور پھر نشہ میں چُور ہو کر اپنے ہی بھائی پر تلوار چلاتے ہو۔" حضورؐ کا ارشاد سُن کر اہل وفد ہنس پڑے۔ حضورؐ نے ہنسی کا سبب پوچھا تو انھوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہمارے ہاں ایسا حادثہ رونما ہو چکا ہے۔ ہم میں یہ صاحب موجود ہیں جن کو ان کے بھائی نے نشہ میں چُور ہو کر زخمی کر دیا تھا۔" پھر انہوں نے پوچھا "یارسول اللہ ہمارے لیے کون سے ظروف کا استعمال جائز ہے"؟ فرمایا "چمڑے کے ڈول، مشکیزے اور کپّے وغیرہ"۔

انھوں نے عرض کیا "یارسول اللہ ہمارے ہاں چوہے بہت ہیں وہ ایسی چیزوں کو کتر دیتے ہیں"۔

حضورؐ نے فرمایا "کترا کریں ہاں اگر تم نگرانی رکھو گے تو وہ بھاگ جائیں گے"۔

اس وفد میں ایک عیسائی صاحب ابو منذر بشیر المعروف بہ جارود بن عمروؓ بھی تھے۔ انھوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا "یارسول اللہ میں تو پہلے ہی آسمانی مذہب کا پابند ہوں کیا میرے تبدیل مذہب سے آپ میرے ضامن ہوں گے"؟ حضورؐ نے فرمایا "ہاں میں تمہارا ضامن ہوں اللہ نے تم کو تمہارے مذہب سے بہتر مذہب کی ہدایت کی ہے۔ یہ سن کر جارود اور ان کے ساتھی مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ جب وہ رخصت ہونے لگے تو عرض کیا "یارسول اللہ میرے پاس سواری نہیں ہے راستے میں ہمیں دوسروں کی بہت سی سواریاں ملیں گی کیا ہم ان پر قبضہ کر لیں" حضورؐ نے فرمایا نہیں انھیں آگ سمجھو آگ"۔ رخصت کے وقت وقت وفد کے سب اراکین انعام سے سرفراز ہوتے۔

۲۰۔ وفد بنو ثقیف

رمضان المبارک ۹ھ ہجری میں انیس آدمیوں پر مشتمل بنی ثقیف کا وفد بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا۔ اس وفد کی آستانۂ اسلام پر حاضر ہونے کی تاریخ اسلام میں خاص اہمیت ہے۔ ثقیف طائف کا بڑا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامور اور جنگجو قبیلہ تھا۔ سنہ ۱۰ نبوت میں قبیلہ کے سرداروں عبد یا لیل، مسعود اور حبیب نے نہ صرف دعوت حق کو رد کر دیا تھا بلکہ حضوؐر سے ایسا نازیبا سلوک بھی کیا تھا کہ انسانیت سر پیٹ کر رہ گئی تھی۔ تاہم رحمت عالمؐ نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی کہ "خدایا بنی ثقیف کو ہدایت عطا فرما اور ان کو میرے پاس بھیج"۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر اسی قبیلہ کے ایک رئیس عروہ بن مسعود قریش کی طرف سے سفیر ہو کر حضوؐر کے پاس آئے تھے۔ جب واپس گئے تو قریش کو بتایا:

"میں دنیا کے بہت سے بادشاہوں کے درباروں میں گیا ہوں لیکن محمدؐ کے ساتھ ان کے ساتھیوں کو جو عقیدت ہے وہ میں نے کہیں نہیں دیکھی۔ محمد وضو کرتے ہیں تو لوگ پانی پر اس طرح ٹوٹ پڑتے ہیں کہ اس کا ایک قطرہ زمین پر نہیں گرنے پاتا۔ محمد تھوکتے ہیں تو لوگ فرط عقیدت سے اسے ہاتھوں اور چہرے پر مل لیتے ہیں۔ محمدؐ بولتے ہیں تو لوگ ساکت وصامت ہو جاتے ہیں۔ محمدؐ کوئی حکم دیتے ہیں تو ہر شخص اس کی تعمیل کے لیے دیوانہ وار لپکتا ہے۔"

عروہؓ اسلام سے متاثر تو اسی وقت ہو گئے تھے لیکن قبول اسلام کا شرف اس وقت حاصل ہوا جب حضوؐر غزوہ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ اسلام لا کر واپس گئے اور اپنے قبیلے کو بھی اسلام کی دعوت دی۔ جواب تیروں کی بوچھاڑ کی صورت میں ملا اور وہ شہید ہو گئے۔ اس کے بعد بنو ثقیف نے غزوہ حنین میں ہوازن کا ساتھ دیا۔ ہوازن کی شکست کے بعد حضوؐر نے طائف کا محاصرہ کر لیا۔ ان لوگوں نے اپنے قلعے کی برجیوں سے مسلمانوں پر آگ اور تیروں کا مینہ برسا دیا۔ لیکن جب حضوؐر نے ان کے درختوں کو کاٹنے کا حکم دیا تو انھوں نے آپؐ کو پیغام بھیجا "خدا کے لیے ہمیں ہماری روزی سے محروم نہ کریں"۔

حضوؐر نے ان خوفناک دشمنوں کی استدعا قبول فرمائی اور محاصرہ اٹھا کر مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ اہل طائف کو اب اپنی قدرِ عافیت معلوم ہو گئی تھی قریب قریب سارا عرب حلقہ بگوش اسلام ہو چکا تھا۔ اور وہ سمجھ گئے تھے کہ اب مسلمانوں سے مقابلہ ان کے بس کا روگ نہیں ہے۔ اسی بے بسی کے احساس نے انھیں وفد کی صورت میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے پر مجبور کیا۔ عبد یا لیل کی قیادت میں جب یہ وفد مدینہ کے قریب مقام ذی حرض میں پہنچا تو ان کی ملاقات حضرت مغیرہ بن شعبہ سے ہوئی جو وہاں اونٹ چرا رہے تھے۔ انھیں وفد کے آنے کی غرض وغایت معلوم ہوئی تو اس قدر خوش ہوئے کہ حضوؐر کو اطلاع دینے کے لیے مدینہ کی طرف دوڑ پڑے۔ راستے میں ابو بکر صدیقؓ مل گئے۔ انھوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے پوچھا "خیر تو ہے اس طرح بے تحاشا کیوں بھاگ رہے ہو؟" حضرت مغیرہؓ نے واقعہ بیان کیا تو صدیق اکبرؓ نے انھیں قسم دے کر کہا کہ یہ خوش خبری مجھ کو پہنچانے دو۔ چنانچہ انھوں نے جب حضوؐر کو بنو ثقیف کے آنے کی اطلاع دی تو آپ بھی بے حد مسرور ہوئے اور حکم دیا کہ ان لوگوں کو مسجد نبوی میں خیمے نصب کر کے ٹھہرایا جاتے۔ تاکہ قرآن کی آواز ان کے کانوں میں پڑتی رہے اور مسلمانوں کی نماز میں محویت دیکھ کر ان پر اثر پڑے۔ یہ لوگ فی الواقع حضوؐر کی اس تدبیر سے اسلام سے بڑے متاثر ہوئے۔ سرورِ عالمؐ خود بھی عشاء کی نماز کے بعد ان کے پاس تشریف لے جاتے اور بڑی بڑی دیر تک ان سے گفتگو فرماتے رہے۔ ایک دن انھوں نے حضوؐر سے پوچھا کہ آپ ہم سے تو اپنی رسالت کا اقرار کرانا چاہتے ہیں۔ لیکن خود آپ خطبے میں اپنا نام نہیں لیتے۔ حضور نے فرمایا "میں سب سے پہلے اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ نے مجھے نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس کی طرف سے میں خلقت کی ہدایت اور اصلاح کے لیے مبعوث ہوا ہوں"۔ آہستہ آہستہ یہ لوگ چند شرطوں کے ساتھ اسلام قبول کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ اس سلسلہ میں رسول اکرمؐ اور رئیس وفد عبد یالیل کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ اس طرح تھی۔

عبد یالیل: ہمارے ہاں مرد عام طور پر مجرّد رہتے ہیں اس لیے وہ زناکاری پر مجبور ہیں۔ کیا اس کی اجازت ہو گی؟

حضوؐر: زنا قطعاً حرام ہے۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا

(زنا کے پاس ہو کر بھی نہ پھٹکنا۔ کیوں کہ وہ بے حیائی ہے اور بہت برا چلن ہے)

(۱۷ : ۳۲ ۔ سورہ بنی اسرائیل، رکوع ۴)

عبد یالیل: اور سود کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے۔ یہ تو ہمارا اپنا ہی مال ہے۔

حضور: تم اپنا اصل روپیہ لے سکتے ہو لیکن سود تو بالکل حرام ہے۔ اللہ کا حکم ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا

(اے لوگو! اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرو اور جو سود لوگوں کے ذمہ باقی ہے اس کو چھوڑ دو) سورہ بقرہ۔ رکوع ۳۶ - ۲ : ۲۷۸)

عبد یالیل: اور شراب کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ ہم لوگ پشت ہا پشت سے شراب کے عادی ہیں کہ یہ ہمارے ملک کے انگوروں کا عرق ہے اس کی اجازت تو مرحمت فرمائیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ: اللہ تعالیٰ نے شرک اور جوئے وغیرہ کے ساتھ شراب بھی حرام کر دی ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔ (۵: ۹۲ سورہ مائدہ رکوع ۱۱)

(اے ایمان والو۔ شراب، جوا، انصاب وازلام ناپاک شیطانی کام ہیں ان سے بچتے رہو تاکہ فلاح پاؤ)

عبدیالیل: یارسول اللہ ہمیں نماز سے تو معاف فرما دیں۔

حضور: جس دین میں خدا کی عبادت نہ کی جائے وہ دین فطرت نہیں۔

یہ درخواستیں نامنظور ہو گئیں تو اہل وفد نے زکوٰۃ اور جہاد سے استثنا کی درخواست کی۔ (حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے بعد میں رسول اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جب یہ لوگ صدقِ دل سے سلام قبول کر لیں گے تو جہاد بھی کریں گے اور زکوٰۃ بھی دیں گے)

اس کے بعد اہل وفد نے حضورؐ نے پوچھا کہ ہمارے بت لات کے بارے میں آپ کا کیا ارادہ ہے۔

حضور نے فرمایا "اسے توڑ دیا جائے گا"

یہ لوگ اپنے بت سے اتنے خوف زدہ تھے کہ حضور کا ارشاد سن کر بہت حیران ہوتے اور کہنے لگے "اس بت کو توڑنا تو بربادی کو دعوت دینا ہے۔" حضرت عمر فاروقؓ اس موقع پر موجود تھے ان سے ضبط نہ ہو سکا اور ان لوگوں کو ملامت کرنے لگے کہ تم ایک بے جان پتھر سے اتنا ڈرتے ہو۔ اہل وفد نے برہم ہو کر کہا "عمر تم نہ بولو ہم تمہارے پاس نہیں آتے" حضرت عمرؓ خاموش ہوتے تو انھوں نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا "لات کو گرانے کا کام ہم سے تو نہیں ہو سکے گا۔ آپ خود اپنے آدمی بھیج کر یہ کام کرالیں"

حضور نے تبسم ہو کر فرمایا "اچھا تو یہ بت شکنی ہمارے ذمہ ہی رہی تم لوگ یہ کام نہ کرنا" اس کے بعد سب اہل وفد مسلمان ہو گئے اور واپس جا کر سارے قبیلے کو بھی دائرہ اسلام میں لے آئے وفد واپس چلا تو رسول اکرمؐ نے حضرت مغیرہؓ بن شعبہ اور ابو سفیانؓ کو طائف بھیج کر لات اور اس کے معبد کو منہدم کروا دیا۔

۲۱۔ وفد نجران

نجران مکہ معظمہ سے یمن کی طرف سات منزل پر ایک چھوٹی سی ریاست تھی۔ جو سارے عرب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں عیسائیت کا سب سے بڑا مرکز تھی (بعض مورخین کے بیان کے مطابق یہ ریاست حدود یمن کے اندر واقع تھی) اس ریاست کا یمن کی حکومت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ بلکہ یہ براہ راست قیصر روم کے ماتحت تھی، نجران کا علاقہ نہایت سرسبز اور شاداب تھا اور اس کے باشندے جو عیسائی عرب تھے، صنعت و حرفت اور تجارت کی بدولت بڑے خوشحال تھے۔ یہاں عیسائیوں کا ایک عظیم الشان گرجا تھا جو کعبہ نجران کے نام سے مشہور تھا۔ ریاست کا نظم و نسق تین شعبوں میں منقسم تھا۔ ہر شعبے کا اعلیٰ عہدیدار الگ تھا۔ دینی معاملات کا افسر اعلیٰ "اسقف" کہلاتا تھا۔ خارجی اور جنگی امور کا نگران "سید" اور داخلی امور کا نگران "عاقب" کہلاتا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایک نامۂ مبارک بھیجا جس میں انھیں اسلام کی دعوت دی گئی تھی ان لوگوں نے اسلام تو قبول نہیں کیا۔ البتہ ساٹھ آدمیوں کا ایک وفد ۹ھ میں تحقیق احوال کے لیے مدینہ منورہ آیا۔ اس وفد میں اسقف، سید اور عاقب سمیت نجران کے بڑے بڑے معززین اور شرفاء شامل تھے۔ ان لوگوں کے لیے مسجد نبوی کے صحن میں خیمے لگا دیئے گئے اور انھوں نے وہیں قیام کیا۔ یہ لوگ غالباً اتوار کے دن مدینہ منورہ پہنچے تھے جو ان کا یوم عبادت تھا۔ چنانچہ انھوں نے اپنے طریقے پر مسجد نبوی میں نماز پڑھنی چاہی تو صحابہ نے اعتراض کیا۔ حضور نے فرمایا "پڑھنے دو" اجازت ملنے پر انھوں نے مشرق کی طرف منہ کر کے اپنی نماز پڑھی۔ ان لوگوں نے خاصی مدت مدینہ منورہ قیام کیا اس دوران میں حضورؐ ان کو برابر حق کی طرف بلاتے رہے اور ان کے طرح طرح کے سوالوں کا جواب وحی کی رو سے دیتے رہے لیکن ان لوگوں کی زبان پہ ایک ہی رٹ تھی۔ "میں نہ مانوں" مفسرین نے لکھا ہے کہ سورہ آل عمران کی ابتدائی اسی آیتیں وفد نجران کے قیام کے دوران ہی نازل ہوئیں۔ ایک دن حضور نے انھیں اسلام کی دعوت دی تو کہنے لگے کہ ہم تو پہلے سے مسلمان ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تم لوگ صلیب کے پجاری ہو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہو حالانکہ ان کی حالت اللہ کے نزدیک آدم علیہ السلام جیسی تھی اور وہ بھی ان کی طرح مٹی سے پیدا کیے گئے تھے۔ پھر وہ خدا کس طرح ہو گئے۔ اہل وفد نے حضورؐ کی کوئی بات نہ مانی اور برابر کٹ حجتیاں کرتے رہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ (آل عمران ع۶)

(اور جو کوئی تم سے علم آتے پیچھے بھی جھگڑا کرتا ہے اس سے کہہ دو کہ آؤ ہم اپنے بچوں، مردوں اور عورتوں کو بلا لیتے ہیں۔ تم اپنے بچوں، مردوں اور عورتوں کو بلا لو۔ پھر ان کے ساتھ ہم اور تم خدا سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا کریں کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت پڑے۔)

چنانچہ اتمامِ حجت کے طور پر حضورؐ حضرت فاطمۃ الزہراؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسین کو ساتھ لے کر عیسائیوں سے مباہلہ کے لیے تیار ہو گئے۔ (بعض روایات میں اس موقع پر حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو بھی حضورؐ نے اپنے ساتھ لیا تھا۔ عیسائیوں کو مباہلہ کرنے کی ہمت نہ پڑی کیوں کہ ان میں سے بعض دور اندیش لوگوں نے رائے دی کہ اگر یہ واقعی نبی ہیں تو ہم لوگ ہمیشہ کے لیے تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ چنانچہ انھوں نے کہا کہ ہم نہ مباہلہ کرتے ہیں اور نہ اسلام قبول کرتے ہیں البتہ ہمیں جزیہ دینا منظور ہے آپ ہمارے ساتھ ایک دیانت دار آدمی کو بھیج دیں جس کو ہم خراج کی رقم جو آپ مقرر کریں گے، ادا کر دیا کریں گے۔ حضورؐ نے ان کی بات مان لی اور فریقین کے مابین اسی کے مطابق معاہدہ صلح طے پا گیا۔ جب یہ وفد رخصت ہونے لگا تو حضورؐ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو خراج کی وصولی کے لیے اس کے ساتھ بھیج دیا۔ اور فرمایا یہ ہماری امت کے امین ہیں بعض روایتوں میں ہے کہ نجران سے یکے بعد دیگرے دو وفد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ پہلا وفد تین آدمیوں پر مشتمل تھا اور اسی وفد کے ساتھ بحث کے دوران میں آیت مباہلہ نازل ہوئی تھی۔ ان لوگوں نے مباہلہ نہ کیا اور جزیہ دینا قبول کر کے واپس چلے گئے۔ اس وفد کے بعد دوسرا وفد جو ساٹھ آدمیوں پر مشتمل تھا مدینہ منورہ آیا اور وہ بھی حضورؐ سے فرمانِ امن لے کر واپس گیا۔

۲۲۔ وفد بنو کلب

بنو کلب سے دو دو آدمیوں کے دو وفد یکے بعد دیگرے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے پہلے وفد کے سامنے حضورؐ نے فرمایا "میں سچا نبی ہوں اور پاکیزگی کے ساتھ آیا ہوں۔ خرابی اور پوری خرابی اس شخص کی ہے جس نے مجھے جھٹلایا، مجھ سے منہ موڑا اور مجھ سے جنگ کی اور بھلائی اور پوری بھلائی اس شخص کی ہے جس نے میری مدد کی مجھ پر ایمان لایا میری تصدیق کی اور میرے ساتھ ہو کر جہاد کیا"۔ عاصمؓ اور عبد عمروؓ (جن پر یہ وفد مشتمل تھا) دونوں نے عرض کیا "بے شک ہم آپ کی تصدیق کرتے ہیں اور آپ پر ایمان لاتے ہیں"۔

بعد میں اس قبیلے کے دو اور آدمی ابن سعدانہ اور ربیعہ بن ابراہیم بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور شرف اسلام سے بہرہ ور ہوئے حضورؐ نے ان کو ہدایت فرمائی "نماز اپنے وقت پر پڑھا کرو اور زکوٰۃ اپنے حق کے موافق ادا کیا کرو"۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ